کوئی عجب زور کی ہے تیری یہ جادو نینی
جانے شیدا پہ ترے، آہ رے کیا اِن سے بنی

تیرے دنداں کی حقیقت ہو بتمثیل نمود
اِس لیے دُر ہوا پیدا بنی ہیرے کی کنی

جنت الخلد کے پھل پھول سے دیتی ہے خبر
یہ تری گل دہنی، یہ تیری تُفّاح ذَقنی

چشم مارے ہے تو لب زندہ کرے ہے جاں کو
واہ یہ کُشتہ کنی، واہ رے یہ زندہ کنی

نہیں معلوم کہ آفت ہے، بلا ہے، کیا ہے
یہ تری گردشیں آنکھیں یہ تری پلک زَنی

جو تری ہیکلِ مہ وَشْ کی صفت ہے بس ہے
ہمنے ایسی تو ترے غیر میں دیکھی نہ سنی

دولتِ حسن کا گرو ہے خداوندِ عظیم
شاہ دیں دولتِ حلم کا جوں نجمِ دیں سرور ہے دھنی
خَصَّهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ الْوَجْهِ تَخْصِيصًا كَمَا
برهان الهدیٰ المولیٰ خَصَّ نَجْمَ الدِّيْنِ مَوْلَانَا بِخُلْقٍ حَسَنٍ
اِنَّهُ الْمَوْلَى الَّذِيْ قَدْ قَلَّ شَرْوَاهُ وَقَدْ
كَثُرَتْ اَعْدَادُ مَا مَنَّ بِهٖ مِنْ مِنَنٍ
زُبْدَةُ الْعَالَمِ سِرُّ اللّٰهِ فِيْ تَكْوِيْنِهٖ
كَامِلُ الْاِيْمَانِ صَافِي السِّرِّ زَاكِي الْعَلَنِ
روز و شب یک نگہِ لطف کند آں کارے
کہ کند مرغِ ہما گاہی زسایہ فگنی
ہے ثریا کے اوپر شہ کی بزرگی کا مقام
پئے تعظیم ہے خم پشت یہ چرخِ کہنی
دست میں ابر کے ہے تیرے کرم افشانی
بجبیں ماہ کے چمکے ہے تیرا نورِ سنی
دلِ عالم ہے ترے چہرۂ گلگوں پہ فدا
جس طرح گل پہ فدا ہوتا ہے مرغِ چمنی

کب ہو دشمن کو ترے وصل زشیرینِ نجات
گرچہ فرہاد سی تقوی میں کرے کوہ کنی

ہے دو عالم کے شہنشاہ امام طیب
اُن کی ہے آج باطلاق تمہیں کارکُنی

عیدِ قرباں کی خوشی آج مبارک ہو تمہیں
اور ہو آپ کو جوں نوح کی تھی طول ہبنی

رہے نت میرے اوپر شاہ کا احسانِ عمیم
میں بھی اک عبدِ علی شاہ کا ہوں عبدِ دنی